۱۱۶۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دار الافتاء ۲۳/۱۳۹۵

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سلام مسنون کے بعد حضرت مفتی صاحب دامت برکاتھم ایک مسئلہ پوچھنا تھا۔ وہ یہ ہے کہ پٹھانوں کی بعض قوموں میں جب لڑکی کی منگنی ہوجاتی ہے تو اس لڑکی کے سسرال والوں سے مخصوص تعداد میں 70 یا 72 ہزار روپے لئے جاتے ہیں اور بعض قوموں میں 3 یا 9 یا 12 یا کئی لاکھ روپے لئے جاتے ہیں۔ پھر وہ روپے بعض لڑکیوں کے والد یا بھائی کچھ روپے اس لڑکی کے جہیز پر خرچ کرتے ہیں یعنی جہیز تیار کرتے ہیں اور کچھ روپے وہ والد یا بھائی خود اپنے لئے رکھ لیتے ہیں۔ اور بعض دیندار والد وہ سارے روپے اپنی بچی پر خرچ کرتے ہیں۔ اور یہ روپے لڑکی کے نکاح سے پہلے لئے جاتے ہیں۔ اور پٹھان اسکو لڑکی کا مہر سمجھتے ہیں اور جبکہ اس روپے کا استعمال کس طرح کیا جائے یہ اس لڑکی سے نہیں پوچھا جاتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسطرح کرنا لڑکی کو بیچنا ہوتا ہے اور وہ لڑکی اور اسکی اولاد حرام ہوجاتی ہیں۔ کیا یہ صحیح ہے یا غلط ہے۔ اور بعض لڑکیوں کے والد وہ روپے کاروبار میں لگا لیتے ہیں اور اپنی بیٹی کے لئے جمع کرتے رہتے ہیں کیا یہ صحیح ہے یا غلط

اور اگر یہ روپے اسطرح لینا واقع میں صحیح نہیں ہے۔ اور اسطرح روپے لینے والوں کو اگر منع کیا جائے پھر بھی وہ منع نہیں ہوتے ہو تو کیا ان لوگوں سے تعلق ختم کیا جائے اور ان لوگوں کے گھر جانے اور ان کے گھر کھانے پینے کا کیا حکم ہے۔ تفصیل کے ساتھ جواب دیں کیونکہ اس مسئلے میں بہت دشواری ہو رہی ہے۔

جزاکم اللہ خیرا

جواب منسلک ہے

امین خان
کوٹری شہر حیدرآباد

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

الجواب حامداً ومصلیاً

صورتِ مسؤلہ میں اس کی چار صورتیں بنتی ہیں (۱) اگر لڑکے والے اپنی خوشی سے لڑکی والوں کے مطالبہ کے بغیر کچھ رقم دیدیں اور اس سے لڑکی والے لڑکی کی خواہش کے مطابق جہیز وغیرہ تیار کرلیں تو شرعاً یہ جائز ہے۔ (۲) اسی طرح اگر لڑکے والوں کی طرف سے یہ رقم مہر میں شامل کر کے لڑکی کو دے دی جائے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں، مگر یہ لڑکی کا حق ہے اسے دینا ضروری ہے لڑکی کے والد یا بھائی وغیرہ اپنے لئے یہ رقم استعمال نہیں کرسکتے۔ (۳) اگر لڑکی والے اس رقم کا مطالبہ کرتے ہوں اور اس پر نکاح کو مشروط کرتے ہوں اور لڑکے والوں کو یہ رقم دینے پر مجبور کرتے ہوں تو یہ صورت ناجائز ہے چاہے ان کا مقصد اس سے لڑکی کے لئے جہیز تیار کرنا ہی ہو کیونکہ کسی مسلمان کا مال اس کی طیب خاطر کے بغیر حلال نہیں ہے۔ (۴) اور اگر جہیز بنانا مقصود نہ ہو بلکہ رشتہ دینے کی وجہ سے یہ رقم لی جارہی ہو تو یہ رشوت ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔ البتہ اس طرح پیسے وصول کر کے کیا کیا نکاح منعقد ہو جاتا ہے اس سے ہونے والی اولاد حرام نہیں ہوتی۔

اگر لڑکے والوں نے یہ رقم مہر میں شامل کر کے دی ہے تو لڑکی کے والد کے لئے اس کو کاروبار میں لگانا اور جہیز وغیرہ تیار کرنا یا جمع رکھنا درست ہے بشرطیکہ یہ رقم اور جہیز پھر لڑکی کو ہی سپرد کر دیا جائے اور اگر پہلی دو صورتوں کے علاوہ کوئی صورت ہو تو پھر اس کا لینا اور اپنے کاروبار میں لگانا درست نہیں۔

آپ حکمت اور مصلحت کے ساتھ ان کو شرعی حکم سے آگاہ کرتے رہیں اگر پھر بھی وہ اس کے خلاف کریں تو وہ خود اس کے ذمہ دار ہیں۔

فی الدر المختار (۱۵۶/۳)

أخذ أهل المرأة شيئا عند التسليم فللزوج أن يسترده لأنه رشوة [وفی الشامية تحته] قوله عند التسليم أی بأن أبی أن يسلمها أخوها أو نحوه حتی يأخذ شيئا و كذا لو أبی أن يزوجها فللزوج الاسترداد قايما أو هالكا لأنه رشوة بزازية والله أعلم بالصواب

محمد عدنان عزیز

دار الافتاء دار العلوم کراچی

۲۷ ذیقعدہ ۱۴۳۲ھ

۲۶ اکتوبر ۲۰۱۱ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف عفی اللہ

۲۷/۱۱/۱۴۳۲ھ